اسامہ عبدالحکیم
ترجمہ: محی الدین غازی

# یہودی سیاست اور نئے پوپ

## کیا ویٹیکن کی زمام کار یہودیوں کے ہاتھوں میں ہے؟

عیسائی ویٹیکن اور یہودیت کے درمیان تعلقات دو بڑے مرحلوں میں منقسم ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں یہودی ریاست کا قیام دونوں کے درمیان حد فاصل ہے۔ فریقین کے درمیان تعلقات قائم کرنے کی کوششیں بیسویں صدی کے آغاز میں شروع ہوئیں۔ ۱۸۹۷ء میں سویزر لینڈ کے بیسل شہر میں عالمی یہودی کانفرنس کا اعلانیہ جاری ہوا۔ یہودی ریاست کے قیام کے منصوبے کے ضمن میں ٹیوڈ ہرٹزل (عالمی صہیونی تحریک کے بانی) نے ویٹیکن کا دورہ کیا اور پوپ پیوس دہم سے تخلیہ میں ملاقات کی۔ ۲۵ جنوری ۱۹۰۴ء کی اس خلوت میں اس نے پوپ سے فلسطین میں یہودی ریاست کے قیام کے لئے حمایت چاہی۔ مگر پوپ نے اس درخواست کو بالکل رد کر دیا اور اعلان کیا کہ یہودیوں نے چونکہ مسیح اور اس کی نبوت کو تسلیم نہیں کیا ہے لہٰذا ویٹیکن یہودی قوم کو بھی تسلیم نہیں کر سکتا۔ قبل ازیں ویٹیکن کے وزیر خارجہ نے پوپ کو نصیحت کی تھی: ''چونکہ یہودی مسیح کی نبوت تسلیم نہیں کرتے اس لئے عیسائیوں کیلئے ممکن نہیں ہے کہ یہودیوں کی فلسطین واپسی پر آمادہ ہوں''۔

اس وقت کیتھولک عیسائیوں میں عام عقیدہ یہی تھا کہ اللہ نے یہود کو فلسطین کی سرزمین سے اس لئے نکال باہر کیا تھا کیونکہ وہ مسیح پر ایمان نہیں لائے اور ان کے خیال کے مطابق انہیں صلیب پر لٹکانے میں شریک بھی تھے۔ (قرآن کا بیان ہے: نہ انہوں نے اسے صلیب پر لٹکایا نہ ہی قتل کر سکے بلکہ انہیں اشتباہ ہو گیا سورہ نساء ۱۵۷) مزید یہ کہ اللہ نے ان کے ہیکل کو برباد کیا، انہیں زمین میں دربدر کیا ان پر رسوائی مسلط کی ان کے اسی جرم کی وجہ سے۔

۱۹۱۷ء میں بلفور کے صہیونی ریاست کے قیام کے فیصلہ کن وعدے کے بعد ہی کارڈینل بٹرو گیسیاری نے اپنے اندیشے کا اظہار کرتے ہوئے صاف کہا: ''ہم کو سب سے زیادہ جس بات سے ڈر ہے وہ فلسطین میں یہودی ریاست کا قیام ہے''۔

اس کے بعد یہودیوں نے ویٹیکن کی دیوار پھاند کر اندر سے کنٹرول کرنے کی کوشش کی۔ ویٹیکن کے امور کے ماہرین کا کہنا ہے کہ کارڈینل جوزف سیری کے ۱۹۵۸ء میں پوپ بن جانے کے بعد ماسونی اور صہیونی طاقتوں نے مداخلت کی اور پوپ کے انتخاب کے تھوڑے ہی عرصہ بعد اسے برطرف کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ مزید یہ اس میں

بھی کامیاب ہوگئیں کہ کارڈینل انگیلورو چلی کو جان لیٹس (۲۳) کی حیثیت سے پوپ کی کرسی تک پہونچائیں۔انہوں نے ہی پوپ پاویل چہارم کو بھی ویٹیکن کی گدی پر پہونچایا جسکا نسب یہودی خاندان مونٹینس سے ملتا تھا۔پاویل چہارم کے دور میں ماسونیوں کا ویٹیکن پر عمل دخل اس قدر ہو گیا کہ انکی موافقت ہی سے کارڈینل کا تعین بھی ہوا کرتا تھا۔

پوپ پاویل ششم نے ۱۹۶۴ء میں مغربی کنارے کا دورہ کیا۔یہودی حلقوں نے اسے اسرائیل کا دورہ قرار دیا۔۱۹۶۵ء کا سال ویٹیکن اور یہودیت کے بیچ تعلقات کی تاریخ کا اہم موڑ مانا جاتا ہے۔اس سال ویٹیکن کی دوسری کانفرنس ہوئی۔کانفرنس نے ایک دستاویز Nostra Actate یعنی ''عصر حاضر میں'' کے عنوان سے جاری کی۔ اس میں اس عہد مقدس کو دائمی قرار دیا گیا جو اللہ نے یہود سے کیا تھا۔یہ بھی زور دیا گیا کہ عیسائی تہذیب سے دشمنی اللہ اور انسانیت دونوں کے حق میں مذہبی گناہ ہے۔دستاویز نے یہودیوں کو مسیح کے قتل سے بھی بری کر دیا۔دستاویز نے اس کی بھی صراحت کی کہ یہودیت اور کیتھولک چرچ کے درمیان تعلق بے مثال ہے بایں طور کہ مسیحت کی بنیادیں یہودیت میں ملتی ہیں۔۱۹۷۸ء میں پولینڈ کے کارول جوزف ووگٹھیلا کو پوپ نوجنی کی اچانک موت کے بعد پوپ بنایا گیا انہیں یوحنا پال دوم کا نام دیا گیا۔

حال ہی میں فوت شدہ پوپ جان پال دوم کی زندگی سے دلچسپی رکھنے والوں میں الگ الگ رائے ہیں کہ وہ اصلاً یہودی تھے یا کیتھولک عیسائی۔تاہم یہ کچھ بنیادی حقائق پر متفق ہیں۔جیسے پوپ جان پال دوم کے قریبی رشتہ دار جو پولوکامسٹ سے بچ گئے بتاتے ہیں کہ ان کی ماں جو اس وقت مرگئی تھی جب وہ نو سال کے تھے یہودی تھی۔اور یہ کہ اس کی وفات کے بعد ان کی پرورش یہودی پڑوسیوں کے یہاں ہوئی کیونکہ ان کے باپ فوجی تھے اور زیادہ وقت گھر سے دور گذارتے تھے۔اسی طرح وہ (پوپ) فٹ بال کی ایک یہودی ٹیم کے رکن کھلاڑی تھے اور اپنے علاقے میں کیتھولک چرچ کی ٹیم کے خلاف کئی بار کھیل چکے تھے۔پولینڈ کا ایک یہودی حاخام کیس کالڑ کا گیرزی کھوگیران کا قریبی دوست سمجھا جاتا ہے۔پوپ کی تاج پوشی کی تقریب میں وہ عشائیہ کا مہمان خصوصی تھا۔اور پوپ کی گرما کی رہائش گاہ جو گینڈ ولفو قلعہ میں تھی وہ وہاں مستقل ان سے آ کر ملا کرتا تھا۔گیرزی نے پوپ اور یہودی ریاست کے حکمران حلقہ کے درمیان تعلقات میں اہم رول ادا کیا۔آخری بات یہ ہے کہ پوپ کے مشہور ترین سوانح نگار بھی یہودی ہی ہیں۔اور وہ پوپ کی تعریف میں خوب فیاض بھی رہے۔خواہ جان پال دوم یہودی رہے ہوں یا نہیں، تاہم انہوں نے یہود اور یہودی ریاست کے لئے وہ کچھ کیا جو ان کے تمام سابقین مل کر بھی نہیں کر سکے۔

۱۹۶۵ء میں ویٹیکن اکیڈمی نے جو دستاویز جاری کی تھی پوپ نے اس کو عملی پروگرام میں تبدیل کر دیا وہ سفر وحضر میں یہی کہتے رہے کہ یہود کے ساتھ تعلقات کے سلسلے میں ماضی کا صفحہ پلٹ کر نیا ورق کھولنا چاہئے۔وہ مسیح کو صلیب پر لٹکانے کے سلسلے کی انجیل کی عبارت کو ظالمانہ تفسیر اور بے محل الزام گردانتے تھے۔

۱۹۶۵ء میں پوپ نے امریکی یہودیوں کے ایک وفد سے کہا ''وہ خوش ہیں کہ گزشتہ کچھ سالوں میں یہودی اور عیسائی تعلقات میں بنیادی بہتری آئی ہے''۔ ۱۳/ اپریل ۱۹۸۶ء میں وہ جدید ادوار کے پہلے پوپ کی حیثیت سے یہودی کلیسہ میں داخل ہوئی۔ یہودی حاخام البونواف نے جو روم کا حاخام ہے اس دورے کو اس سال کا اہم ترین واقعہ قرار دے کر کہا کہ لوگ اسے مستقبل میں ہزاروں سال تک یاد کرتے رہیں گے۔

۲۹ جولائی ۱۹۹۲ء میں ایک اعلیٰ سطحی دو رکنی مستقل کمیٹی بنائی گئی تاکہ وہ دونوں مذاہب کے درمیان ڈپلومیٹک تعلقات قائم کرنے کے امکانات تلاش کرے۔ پوپ جان پال دوم کے ہی دور میں ویٹیکن اور اسرائیل کے درمیان تعلقات بحال ہوئے، یہ ۳۰ دسمبر ۱۹۹۳ء کی بات ہے، اور یہ ویٹیکن کے بیشتر پالیسی ساز افراد کی سفارش کے علی الرغم ہوا جنہوں نے ان تعلقات کے قیام کو رد کر دیا تھا۔ اس کے دو سال بعد پوپ نے یہودیت کے نمائندہ افراد سے تاریخ کے کسی بھی حصہ میں کیتھولک عیسائیوں کے ذریعہ زیادتی کے لئے معافی کی درخواست کی۔ اور ایسا دو بار کیا۔

۲۰۰۰ء میں پوپ نے مقبوضہ فلسطین کا دورہ کیا اس دوران صہیونی ریاست کے عہدے داران سے ملاقات کی۔ ہولوکوسٹ کے شکار افراد کے مجسموں کی زیارت کی اور مزعومہ دیوار گریہ جو دراصل دیوار براق ہے اسکی زیارت کی۔

اس سال کے آغاز میں بھی پوپ نے ۱۶۰ یہودی حاخاموں سے ملاقات کی اور ان سے وعدہ کیا کہ اس سال ویٹیکن اکیڈمی کی مذکورہ دستاویز کی چالیسویں سالگرہ منائی جائیگی۔ علاوہ ازیں اسرائیل کے بڑے حاخاموں سے بھی ملاقات کی۔ پوپ بین الاقوامی اسفار کے دوران ہر ملک کے سرکردہ یہودیوں سے ملاقات کا بھی اہتمام کرتے تھے

پوپ نے ویٹیکن کی ارستیف سے یہودی مخطوطات بھی روم کے یہودیوں کو لوٹا دیے اور انہیں کئی عمارتیں بھی دیں تاکہ اٹلی کی راجدھانی میں وہ یہودی میوزیم بنائیں۔

ایریل شیرون نے پوپ کو امن کا پیغام بر اور یہودیوں کا دوست قرار دیا اور اسرائیل کے حاخام میسٹر لاؤ نے کہا کہ پوپ جان ۲۳ کے بعد وہ اسرائیل کے سب سے زیادہ کام آنے والے پوپ تھے۔

پوپ نے جو کچھ یہودیوں کے لئے کیا اس کے باوجود یہودیوں نے انہیں بالکل معاف نہیں کیا۔ اس کے کچھ اسباب تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران کچھ یہودی بچوں نے چرچوں میں پناہ لی وہاں انہیں عیسائی بنا لیا گیا۔ یہودیوں کے اصرار کے باوجود پوپ نے اس عمل کی مذمت نہیں کی۔ پوپ نے یہود کو وہ سنہری چابی بھی لوٹانے سے انکار کیا جس کے بارے میں یہود کا کہنا ہے کہ وہ معبد کی چابی ہے اور رومیوں نے اسے ڈھانے کے بعد وہ لے لی تھی۔ پوپ نے فلم (آلام مسیح) کی مذمت سے بھی انکار کیا جسے یہودی یہودیت کی دشمنی قرار دیتے ہیں۔

بلاشبہ نئے پوپ کے ایجنڈے میں یہ مواخذے بھی شامل ہوں گے۔ آنے والا وقت یہ بھی بتائے گا کہ نئے پوپ حسن کردار کی سند لینے کے لئے اس پر عمل کریں گے یا نہیں؟